صریرخامہ
SAREER A KHAMA
TAFHEEM RESEARCH CENTRE
Category Y
ISSN Online: 3005-947X
ISSN Print: 3005-9461
Vol: 05, Issue 03 (July-September 2026)

تحفظ ماحول اور پائیدار ترقی: سیرت طیبہ ﷺ اور اقوام متحدہ کے ماحولیاتی منشور کا تقابلی و تحقیقی جائزہ

Environmental Protection and Sustainable Development: A Comparative and Analytical Study of the Prophetic Seerah and the United Nations Sustainable Development Goals (SDGs)

Sajid Jamal
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies & Research, University of Science & Technology Bannu, sajidjamal2233@gmail.com

Dr. Amir Nawaz Khan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies & Research, University of Science & Technology Bannu, amirnawazkhan@gmail.com

Abstract:
Environmental degradation, climate change, and the rapid depletion of natural resources constitute one of the most serious global challenges of the contemporary era, posing a direct threat to human survival on planet Earth. To address this global challenge, the United Nations has introduced the Sustainable Development Goals (SDGs) under the framework of the 2030 Agenda, particularly Goal 6 (Clean Water and Sanitation), Goal 13 (Climate Action), Goal 14 (Life Below Water), and Goal 15 (Life on Land). However, modern environmental policies appear to have fallen short of achieving the desired outcomes, largely because of their reliance on legal regulations and technical measures alone. This research article presents a comparative analysis of the Qur'anic concept of Cosmic Balance and the environmental teachings of the Seerah of the Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him), particularly those concerning pollution prevention, the protection of aquatic life, and tree plantation, in relation to the United Nations' environmental framework. The study concludes that the Prophetic Seerah regards environmental protection not merely as an administrative necessity but as an act of ongoing charity (Sadaqah Jariyah), a matter of religious responsibility, and a moral trust. These teachings provide a strong spiritual and ethical foundation for achieving the United Nations' Sustainable Development Goals.

Keywords: Environmental Protection, Prophetic Seerah, United Nations Sustainable Development Goals (SDGs), Cosmic Balance, Aquatic Conservation, Tree Plantation

قرآن مجید میں کائناتی توازن کا تصور

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کی تخلیق کے ساتھ ہی ایک ایسا منظم اور متوازن نظام عطا فرمایا ہے جس میں ہر ذرہ اور ہر فلکی جسم اپنے مقررہ حد اور ضابطے کا پابند بنایا گیا ہے۔ قرآن مجید اس کائناتی توازن اور نظم وضبط کو انسانی شعور کو جلا بخشنے اور اسکے سامنے بطور دلیل پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ۖ مَّا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَٰنِ مِن تَفَاوُتٍ ۖ فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ۔(الملك:3)

"اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے۔ (اے دیکھنے والے) کیا تو (خدا) رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ بھلا تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟۔"

اسی طرح نظام شمسی اور فلکیاتی اجسام کی دقیق حساب کتاب کے ساتھ گردش کو سورۃ الرحمٰن میں یوں بیان کیا گیا ہے:

«الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ» (الرحمٰن 55: 5)

"سورج اور چاند (اسی کے) مقررہ حساب سے چل رہے ہیں۔"

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی رحمہ اللہ (م 671ھ) اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت قتادہ اور ابو مالک رضی اللہ عنہم کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"(الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبانٍ) أَيْ يَجْرِيَانِ بِحِسَابٍ مَعْلُومٍ فَأَضْمَرَ الْخَبَرَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَتَادَةُ وَأَبُو مَالِكٍ: أَيْ يَجْرِيَانِ بِحِسَابٍ فِي مَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا وَلَا يَحِيدَانِ عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ وَ ابْنُ كَيْسَانَ: يَعْنِي أَنَّ بِهِمَا تُحْسَبُ الْأَوْقَاتُ وَالْآجَالُ وَالْأَعْمَارُ ... وَقَالَ السُّدِّيُّ: (بِحُسْبانٍ) تَقْدِيرُ آجَالِهِمَا ... وَقَالَ الضَّحَّاكُ: بِقَدَرٍ. مُجَاهِدٌ: (بِحُسْبانٍ) كَحُسْبَانِ الرَّحَى يَعْنِي قُطْبَهَا يَدُورَانِ فِي مِثْلِ الْقُطْبِ۔

ترجمہ: امام قرطبی اس آیت «اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ» کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ سورج اور چاند ایک معلوم حساب کے مطابق چلتے ہیں۔ پھر وہ اس کی چند منقول تفسیریں بیان کرتے ہیں: ابن عباسؓ، قتادہ اور ابو مالک کے نزدیک دونوں اپنے اپنے مقررہ منازل میں چلتے ہیں، جن سے نہ آگے بڑھتے ہیں نہ ہٹتے ہیں۔ ابن زید اور ابن کیسان کے نزدیک سورج، چاند، رات اور دن سے اوقات، مدتیں اور عمریں معلوم کی جاتی ہیں۔ ضحاک نے «بِحُسْبَانٍ» کا معنی "ایک اندازے اور مقدار کے مطابق" کیا ہے۔ سُدّی سے یہ بھی منقول ہے کہ اس سے ان دونوں کی مقررہ مدت مراد ہے؛ جب ان کی مدت پوری ہو گی تو وہ فنا ہو جائیں گے۔ پس قرطبی کے نقل کردہ اقوال میں آیت کا مرکزی مفہوم یہ ہے کہ سورج اور چاند اللہ کے مقرر کیے ہوئے نظم و حساب کے پابند ہیں۔

کائنات میں موسموں کی تبدیلی، شب و روز کا آنا اور ماہ و سال کا حساب اس باریک نظم وضبط ہی کے باعث برقرار ہے۔ اگر اس نظام میں ذرا بھر بھی خرابی یا خلل واقع ہو جائے تو پورا عالم وجود درہم برہم ہو جائے۔ تخلیق کائنات اپنی اصل میں ہر قسم کی کجی اور نقص سے خالی ہے، لیکن جب انسان نے صنعتی انقلاب، کیمیائی و حیاتیاتی ایجادات اور بے احتساب مادی ترقی کی دوڑ میں فطرت کے اس نازک توازن کو بگاڑنے کی کوشش کی تو اس کے بھیانک نتائج درجہ حرارت میں اضافے، خشک سالی، سیلاب، طوفان اور مہلک امراض کی صورت میں سامنے آئے۔

اقوام متحدہ کا ماحولیاتی منشور اور پائیدار ترقی کے اہداف (UN SDGs)

اقوام متحدہ (United Nations) نے اکیسویں صدی میں ماحولیاتی بگاڑ کی شدت کا ادراک کرتے ہوئے ستمبر 2015ء میں "ایجنڈا 2030" (The 2030 Agenda for Sustainable Development:Transforming Our World) کی منظوری دی[2]۔ جس کا مقصد مستقبل کی آنے والی نسلوں کی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت پر سمجھوتہ کیے بغیر موجودہ نسل کی ضروریات پوری کرنا تھا۔

پائیدار ترقی کی اس فکری اساس کی جڑیں 1987ء کی برنٹ لینڈ رپورٹ (Our Common Future) سے ملتی ہیں، جس میں پائیدار ترقی کی تعریف یوں کی گئی کہ یہ وہ ترقی ہے جو مستقبل کی نسلوں کی اپنی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت پر سمجھوتہ کیے بغیر موجودہ نسل کی ضروریات پوری کرے[3]۔ اقوام متحدہ کے چارٹر اور ایجنڈا 2030 کے تحت چار بنیادی اہداف براہ راست ماحولیاتی تحفظ اور قدرتی وسائل کی بقا سے متعلق ہیں:

- **ہدف نمبر 6 (SDG 6 – صاف پانی اور صفائی):** اس ہدف کا مقصد تمام انسانوں کے لیے پینے کے صاف پانی کی دستیابی، آبی آلودگی کے خاتمے، گندے پانی کی صفائی (Wastewater Treatment) اور آبی وسائل کے پائیدار انتظام کو یقینی بنانا ہے[4]۔
- **ہدف نمبر 13 (SDG 13 – موسمیاتی عمل):** یہ ہدف عالمی درجہ حرارت میں اضافے کو روکنے، گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی لانے اور موسمیاتی آفات سے نمٹنے کی صلاحیت (Climate Resilience) پیدا کرنے پر زور دیتا ہے، جس کی عملی توثیق 2015ء کے پیرس معاہدے (Paris Agreement) میں کی گئی[5]۔
- **دف نمبر 14 (SDG 14 – آبی حیات کا تحفظ):** اس کا مرکز سمندروں، دریاؤں اور آبی ذخائر کو پلاسٹک اور زہریلے مادوں کی آلودگی سے بچانا اور آبی مخلوقات کے مسکن کا تحفظ کرنا ہے[2]۔
- **ہدف نمبر 15 (SDG 15 – زمینی حیات اور جنگلات کی حفاظت):** اس ہدف کے تحت جنگلات کی بے دریغ کٹائی کو روکنے، بنجر زمینوں کی بحالی، صحرا زدگی (Desertification) کے تدارک اور حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کے تحفظ کا عزم کیا گیا ہے[2]۔

اقوام متحدہ کے ماحولیاتی پروگرام (UNEP) کی رپورٹس کے مطابق، ان اہداف کے پورا ہونے میں سب سے بڑی رکاوٹ ان کی غیر پابند قانونی حیثیت اور صارفیت اور مادیت پرستی پر مبنی انسانی طرز زندگی ہے۔[6]۔ جو کہ انسان کو زیادہ سے زیادہ کمانے، خرچ کرنے اور زیادہ سے زیادہ مادیت کی زندگی گزارنے کی طرف مائل رکھتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اپنی سفلی خواہشا کو پورا کرنے کے لئے انسان ہر وہ قدم اٹھاتا ہے جو اس کی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بن سکتے ہو، پھر چاہے اس کے اثرات زمین کے توازن پر پڑے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سیرت طیبہ ﷺ کی اخلاقی و روحانی تعلیمات اس خلا کو پُر کرتی ہیں۔

سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ماحولیاتی تحفظ کے بنیادی اصول

دین اسلام میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ بطور کامل نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ آپ کے اِرشادات، اعمال اور سنتیں مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ قرار دی گئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے اِرشادات فقط ماحولیاتی آلودگی کو محض ہوا، پانی اور مٹی کے ظاہری بگاڑ تک

محدود نہیں رکھتی، بلکہ ظاہری و باطنی، اخلاقی، فکری اور معاشرتی طہارت کا ایک ہمہ گیر تصور پیش کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے صفائی اور پاکیزگی کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: « اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ » ("پاکیزگی نصف ایمان ہے")[7]۔

یہ پاکیزگی فقط انسان کے جسمانی پاکیزگی تک محدود نہیں بلکہ اس کے تحت جسمانی پاکیزگی کے ساتھ، روحانی بالیدگی، ارد گرد کی صفائی و نشو نما، پاکیزگی و طہارت کے ذرائع کی حفاظت اور اس کے ضیاع کی ممانعت سب شامل ہے۔

ذیل میں اقوام متحدہ کے ماحولیاتی اہداف کے تناظر میں سیرت طیبہ ﷺ کے بنیادی ماحولیاتی اصولوں کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

آبی تحفظ اور اسراف آب کی ممانعت (SDG 6 سے مطابقت)

اقوام متحدہ کا ہدف نمبر 6 آج پانی کے ضیاع کو روکنے اور آبی ذخائر کو آلودگی سے بچانے کی بات کرتا ہے، جبکہ نبی کریم ﷺ نے چودہ سو سال قبل بہتی نہر کے کنارے بھی پانی کے بے جا استعمال کو "اسراف" قرار دیا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو وضو کر رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: « لَا تُسْرِفْ، لَا تُسْرِفْ » ("اسراف نہ کرو، اسراف نہ کرو")[8]۔

اس روایت کی شرح میں سندھی لکھتے ہیں کہ:

"**» لا تسرف «** کا مطلب ہے: پانی استعمال کرنے میں معروف مقدار سے زیادہ نہ کرو۔ وہ واضح کرتے ہیں کہ اس کا مطلب پانی کی کوئی ایک مقررہ مقدار باندھنا نہیں، بلکہ معروف حد سے زائد استعمال سے روکنا ہے۔"

محمد بن عبد الهادي السندي، حاشية السندي على سنن ابن ماجه، جلد 1، صفحہ 164،

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو وضو میں زیادہ پانی بہا رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: « مَا هَذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ؟ » ("اے سعد! یہ کیسا اسراف ہے؟")۔ حضرت سعد نے عرض کیا: کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: « نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهْرٍ جَارٍ » ("ہاں! اگرچہ تم بہتی ہوئی نہر پر ہی کیوں نہ وضو کر رہے ہو")[9]۔

پانی کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اسے نجاست اور آلودگی سے بچانے کے لیے آپ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے اور جاری دونوں طرح کے پانی میں گندگی پھیلانے سے سختی سے منع فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: « لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ » ("تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو بہتا نہ ہو، ہرگز پیشاب نہ کرے، پھر اسی میں غسل کرے")[10]۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں جاری پانی میں بھی پیشاب کرنے سے ممانعت وارد ہوئی ہے[11]۔ مزید برآں، پانی جیسی نعمت کے ہر گھونٹ پر شکر ادا کرنے کی تلقین فرمائی گئی تاکہ انسان کے اندر اس نعمت کے زوال کا احساس اور قدر پیدا ہو[12]۔

ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دین اسلام میں پانی کی صفائی کی ضرورت کو کس قدر شدت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ پانی کے ضیاع سے منع کیا گیا۔ اسے اسراف سے تعبیر کیا گیا جو کہ بعض صورتوں میں فقہاء کے ہاں حرام کے درجہ میں ہے۔

شجر کاری، تحفظ جنگلات اور حیاتیاتی تنوع (SDG 13 اور SDG 15 سے مطابقت)

اقوام متحدہ کے اہداف نمبر 13 اور 15 کاربن کے اخراج کو کم کرنے، جنگلات کے فروغ اور حیاتیاتی تنوع کی بقا پر زور دیتے ہیں۔ سیرت طیبہ ﷺ میں شجر کاری اور زراعت کو نہ صرف معاشی ضرورت بلکہ ایک دائمی عبادت اور "صدقہ جاریہ" قرار دیا گیا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ» [13]

"جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی کاشت کرے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھالے، تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں اس امر کی مزید صراحت ہے کہ لگائے گئے درخت سے جو کچھ کھایا جائے، چوری ہو جائے، یا درندے اور پرندے کھا جائیں، وہ سب درخت لگانے والے کے نامۂ اعمال میں بطور صدقہ لکھا جاتا ہے[14]۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس نبوی تعلیم کو حرز جاں بنایا؛ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خود پودے لگایا کرتے تھے [15]، اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے بڑھاپے میں دمشق کی سرزمین پر شجر کاری کرتے ہوئے اعتراض کرنے والے کو یہی حدیث سنا کر شجر کاری کی ابدی اہمیت واضح کی[16]۔

آپ ﷺ نے فقط شجر کاری کرنے پر زور نہیں دیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ بلاضرورت درخت کاٹنے پر سخت وعید سنائی گئی۔ حضرت عبد اللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ» ("جس شخص نے بیری کا درخت کاٹا، اللہ تعالیٰ اسے سر کے بل جہنم میں گرادے گا")[17]۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد چٹیل میدان میں موجود وہ درخت ہے جس کے سائے سے مسافر اور جانور مستفید ہوتے ہوں، اور کوئی شخص بلاوجہ وناحق اسے کاٹ کر مخلوق خدا کو تکلیف پہنچائے[17]۔

عوامی مقامات کی صفائی اور انسداد آلودگی

ماحولیاتی صحت کے تحفظ کے لیے نبی کریم ﷺ نے راستوں، سایہ دار مقامات اور آبی گزرگاہوں کو آلودہ کرنے کو لعنت کا موجب قرار دیا۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَالظِّلِّ» ("لعنت کے تین کاموں سے بچو: پانی کے گھاٹوں میں، عام گزرگاہوں میں اور سایہ دار جگہوں میں قضائے حاجت کرنے سے")[18]۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی انہی تین مقامات کو آلودہ کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے[19]۔ اسی طرح راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو ایمان کی شاخ اور مغفرت وجنت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا[20]

تقابلی تجزیہ: اقوام متحدہ کے اہداف اور سیرت طیبہ ﷺ

اقوام متحدہ کے ماحولیاتی منشور اور سیرت طیبہ ﷺ کے تقابلی مطالعے سے درج ذیل بنیادی نتائج سامنے آتے ہیں:

قانونی دباؤ بمقابلہ ایمانی احتساب: اقوام متحدہ کے SDGs بین الاقوامی معاہدوں اور ریاستی قوانین کے ذریعے ماحول کا تحفظ چاہتے ہیں، جن کی خلاف ورزی پر عملاً کوئی مؤثر اخلاقی گرفت موجود نہیں۔ اس کے برعکس سیرت طیبہ ﷺ انسان کو زمین کا مالک نہیں بلکہ امین اور خلیفہ بناتی ہے، جس کے نزدیک ماحول کو نقصان پہنچانا اللہ تعالیٰ کی امانت میں خیانت اور آخرت میں جوابدہی کا باعث ہے۔ اس لئے قانون کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کا ہونا اور اس پر آخرت میں بازپرس کا ہونا اور اس پر اجر و ثواب کا ہونا انسان کو عمل کرنے پر راغب کرتا ہے۔

معاشی افادیت بمقابلہ صدقہ جاریہ: جدید ماحولیاتی فلسفہ شجر کاری اور آبی تحفظ کو بنیادی طور پر معاشی بقا اور ماحولیاتی توازن کی ایک ناگزیر ضرورت کے طور پر پیش کرتا ہے، جس کی اساس خالصتاً مادّی مفاد اور بقائے باہم کے سائنسی اصولوں پر استوار ہے۔ اس نقطۂ نظر کے تحت انسان فطرت کا تحفظ اس لیے کرتا ہے کہ اگر جنگلات کٹ گئے یا آبی ذخائر خشک ہو گئے تو خود اس کا اپنا معاشی نظام اور جسمانی وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔ اس کے برعکس، سیرت طیبہ ﷺ ماحولیاتی تحفظ کو محض ایک انتظامی یا معاشی ضرورت کے دائرے سے نکال کر ایمان، عبادت اور صدقہ جاریہ کے ابدی روحانی تصور سے جوڑ دیتی ہے۔ نبوی ﷺ منہاج میں جب ایک مسلمان پودا لگاتا ہے یا پانی کے ایک قطرے کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے، تو اس کے پیش نظر محض دنیاوی معیشت یا موسمیاتی اعداد و شمار نہیں ہوتے، بلکہ اس کے قلب میں یہ یقین کارفرما ہوتا ہے کہ اس عمل کا اجر اس کی وفات کے بعد بھی قبر اور آخرت میں جاری رہے گا۔

ہمہ گیر تصور آلودگی: اقوام متحدہ کا دائرہ کار مادی و طبعی آلودگی تک محدود ہے، جبکہ اسلامی تعلیمات مادی آلودگی کے ساتھ ساتھ اخلاقی، فکری اور معاشرتی آلودگی کے خاتمے کو بھی انسانی بقا کے لیے ناگزیر قرار دیتی ہیں۔ اقوام متحدہ کا ماحولیاتی دائرہ کار اور جدید سیکولر ماحولیات بنیادی طور پر مادی، طبعی اور کیمیائی آلودگی جیسے فضائی کثافت، آبی زہر آلودگی، کاربن کے اخراج اور زمینی انحطاط تک محدود ہے۔ اس نقطۂ نظر کے تحت ماحول کی اصلاح کا مطلب محض فضا میں موجود زہریلی گیسوں کو کم کرنا، دریاؤں کو صنعتی فضلے سے صاف رکھنا اور درجہ حرارت کو قابو میں رکھنا ہے۔ بلاشبہ یہ عناصر انسانی بقا کے لیے ناگزیر ہیں، مگر جدید ماحولیاتی فلسفہ اس بنیادی حقیقت سے صرف نظر کرتا ہے کہ بیرونی ماحول میں برپا ہونے والا یہ فساد دراصل انسان کے باطنی، فکری اور اخلاقی بگاڑ ہی کا بیرونی عکس ہے۔ قرآن حکیم اس باہمی ربط کو «ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ» (خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے باعث فساد برپا ہو گیا) کے جامع اصول سے واضح کرتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ماحولیاتی تباہی کی جڑیں انسانی اخلاقیات اور طرز فکر میں پیوست ہیں۔

نتائج البحث:

1. اللہ تعالیٰ نے کائنات کو ایک منظم اور متوازن نظام پر پیدا فرمایا ہے، جس کی تائید قرآن مجید کی آیات (سورۃ الملک: 3 اور سورۃ الرحمٰن: 5) اور مفسرین (جیسے امام قرطبی) کی تفاسیر سے ہوتی ہے کہ کائنات کا ہر عنصر اپنے مقررہ حساب اور حد کا پابند ہے۔
2. انسان کا صنعتی انقلاب، کیمیائی ایجادات اور بے احتساب مادی ترقی و صارفیت (Consumerism) کے ذریعے اس کائناتی توازن کو بگاڑنا ہی عالمی درجہ حرارت میں اضافے، سیلاب، خشکی اور مہلک بیماریوں کی بنیاد ہے۔

3. اقوام متحدہ کا ایجنڈا 2030 (بالخصوص اہداف 6، 13، 14، اور 15) اگرچہ تحفظ ماحول کی بات کرتا ہے، لیکن محض قانونی دباؤ، غیر پابند قانونی حیثیت اور معاشی افادیت پر انحصار کے باعث یہ مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔
4. دین اسلام میں تحفظ ماحول صرف انتظامی یا معاشی ضرورت نہیں، بلکہ ایمانی فریضہ، عباداتی ذمہ داری، اخلاقی امانت اور صدقہ جاریہ ہے۔
5. آبی تحفظ اور اسراف آب کی ممانعت: نبی کریم ﷺ نے بہتی نہر پر بھی وضو کے دوران پانی کے بے جا استعمال کو اسراف قرار دیا اور ٹھہرے یا جاری پانی میں آلودگی پھیلانے سے سختی سے منع فرمایا۔
6. سیرت طیبہ ﷺ میں پودا لگانے کو ابدی اجر و ثواب اور صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے، جبکہ مسافروں اور جانوروں کو فائدہ پہنچانے والے درختوں (مثلاً بیری) کو بلاوجہ کاٹنے پر سخت وعید بیان کی گئی ہے۔
7. جدید ماحولیاتی فلسفہ صرف مادی و طبعی آلودگی تک محدود ہے، جبکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیرونی ماحول کا فساد دراصل انسان کے باطنی، فکری اور اخلاقی بگاڑ کا انعکاس ہے، جیسا کہ سورۃ الروم (آیت 41) میں واضح کیا گیا ہے۔
8. اسلامی منہج انسان کو زمین کا مالک نہیں بلکہ امین اور خلیفہ بناتا ہے، جہاں قانون کے ساتھ ساتھ آخرت میں جوابدہی اور ثواب کا تصور انسان کو خود بخود ماحول کی حفاظت پر ابھارتا ہے۔

سفارشات:

- گھریلو اور زرعی سطح پر پانی کے ضیاع کو روکنے کے لیے سنت نبوی ﷺ کے مطابق کفایت شعاری کی مہم چلائی جائے، استعمال شدہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال (Recycle) بنایا جائے اور قومی سطح پر آبی ذخائر وڈیمز کی تعمیر کو ترجیح دی جائے۔
- تعلیمی نصاب اور دینی و سماجی حلقوں میں شجرکاری اور انسداد آلودگی کو محض شہری ذمہ داری کے بجائے شرعی فریضہ اور صدقہ جاریہ کے طور پر اجاگر کیا جائے۔
- پالیسی ساز ادارے اقوام متحدہ کے ماحولیاتی اہداف کو مقامی و اسلامی اقدار کے تناظر میں ڈھال کر نافذ کریں تاکہ عوامی سطح پر ان کی قبولیت اور عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔

حوالہ جات

1. القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری۔ الجامع لأحکام القرآن۔ جلد 17، صفحہ 153۔ قاہرہ: دار الکتب المصریۃ، 1964ء۔
2. United Nations. Transforming Our World: The 2030 Agenda for Sustainable Development. Resolution adopted by the General Assembly on 25 September 2015 (A/RES/70/1). New York: United Nations, 2015. https://sdgs.un.org/2030agenda.
3. World Commission on Environment and Development (WCED). Our Common Future. Oxford: Oxford University Press, 1987, 43.
4. United Nations. "Goal 6: Ensure Availability and Sustainable Management of Water and Sanitation for All." Department of Economic and Social Affairs: Sustainable Development. Accessed November 2026. https://sdgs.un.org/goals/goal6.
5. United Nations. "Goal 13: Take Urgent Action to Combat Climate Change and Its Impacts." Department of Economic and Social Affairs: Sustainable Development. Accessed November 2026. https://sdgs.un.org/goals/goal13.
6. United Nations Environment Programme (UNEP). Making Peace with Nature: A Scientific Blueprint to Tackle the Climate, Biodiversity and Pollution Emergencies. Nairobi: UNEP, 2021, 14–19. https://www.unep.org/resources/making-peace-nature.
7. مسلم بن الحجاج القشیری، ابو الحسین۔ صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم الحدیث: 223۔ بیروت: دار إحیاء التراث العربی، 1955ء۔
8. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء وکراہۃ التعدی فیہ، رقم الحدیث: 424۔ ریاض: دار السلام، 1999ء۔
9. ایضاً، رقم الحدیث: 425۔
10. البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل۔ صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم، رقم الحدیث: 239۔ بیروت: دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔
11. الطبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد۔ المعجم الأوسط، جلد 2، صفحہ 214، رقم الحدیث: 1749۔ قاہرہ: دار الحرمین، 1995ء۔
12. مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الأکل والشرب، رقم الحدیث: 2734؛ و کتاب الرقاق، باب أکثر أہل الجنۃ الفقراء، رقم الحدیث: 2739۔
13. البخاری، صحیح البخاری، کتاب المزارعۃ، باب فضل الزرع والغرس إذا أکل منہ، رقم الحدیث: 2320۔
14. مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل الغرس والزرع، رقم الحدیث: 1552۔
15. ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الأدب، باب فضل غرس الأشجار، رقم الحدیث: 3685۔

16. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ الشیبانی۔ مسند الإمام أحمد بن حنبل، جلد 45، صفحہ 527، رقم الحدیث: 27535 (و بترقیم آخر: 28270)۔ بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 2001ء۔

17. ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی۔ سنن أبي داؤد، کتاب الأدب، باب فی قطع السدر، رقم الحدیث: 5239۔ بیروت: المکتبۃ العصریۃ، 2009ء۔

18. ایضاً، کتاب الطہارۃ، باب المواضع التی نہی عن البول فیہا، رقم الحدیث: 26۔

19. احمد بن حنبل، مسند الإمام أحمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 451، رقم الحدیث: 2767۔

20. مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان عدد شعب الإیمان، رقم الحدیث: 35۔

21. ابو داؤد، سنن أبي داؤد، کتاب الأدب، باب فی إماطۃ الأذی عن الطریق، رقم الحدیث: 5245۔